بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ؎ مابعد للعہ

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۵۱ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۵۲

کاے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ‖ رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ ‖ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء ۶

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ‖ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ‖ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

[illegible] ... للعہ

سعادتین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

سعادتین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ؎ غرباء سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بابعد للعہ فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ...... عہ افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب آبی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۃ جمعہ حصہ اول از حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین ـ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب ـ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ـ آیات قرآنی کی تفسیر ـ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرت سر میں چھپوائی گئی۔	۸ مر
اختیار الاسلام ـ ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے ـ کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماویں	حصہ اول ۸ر دوم ۶ر سوم چہارم ۸ر
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	۱۲ر
لکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	۱ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۱ر
کامن احمدی	"	۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار آلہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصار موسے مصنفہ بابو آلہی بخش ـ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القا میں فرق دکہایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وسواس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۲۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۳۲	۱۶	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی ـ بے فایدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ـ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ـ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا ٹبال سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا ـ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکہا دے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

جلسہ اور ڈائری

القول الطیب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سال ہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ حالانکہ پچھلے سالوں میں احباب ۲۵ دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے۔ ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرت سر لاہور۔ سیالکوٹ۔ جالندھر۔ گجرات۔ شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آ گئے تھے جنمیں چوہدری اللہ داد خان صاحب محلال والے اور ملک مولا بخش صاحب۔ رئیس گورالی۔ سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علم میڈیکل کالج۔ میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے۔ پھر ۲۳ تاریخ کو چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چوہدری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد کو دوستوں کی ۲۴ تاریخ کو آئی۔ جن میں زیادہ تر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے اور ان کے علاوہ گوجرات۔ جھنگ۔ لاہور۔ علی گڑھ راولپنڈی۔ بٹالہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ منظفر گڑھ۔ کشمیر جہلم۔ جالندھر ضلع گورداسپور ہوشیارپور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے۔ کل تعداد قریب ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور۔ شیخ نور احمد صاحب۔ بی۔ اے وکیل ایبٹ آباد۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری مولا بخش صاحب نازین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے سیالکوٹ۔ میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر۔ محکم الدین صاحب مختار۔ حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم۔ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خان۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب پسر ہے طالب علم ایم۔ اے او کالج علیگڈھ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجینیرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے بھی ۲۳ تاریخ کو لاہور سے آ گئے تھے۔ غرض ۲۵ کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا۔ جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تھا۔ جو کہ اپنے لائق مہتمم چوہدری مولا بخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا۔ ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پروا نہیں رکھ سکتا کہ دوسرے کو کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سن سکتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک میر جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں۔ خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے۔ ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کر دئے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبا بہت امداد دے رہے ہیں۔

۲۴ تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے۔ جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے۔ حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں۔ ہماری مخالفت میں حق کو چھوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتے۔ ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کر کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چونگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چند روز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھولدیں۔ فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے۔ آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے (بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ گذشتہ ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے۔ بہت اچھا رہا اور بہرحال میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایان ترقی دکھائی ہے۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ ۱۲ اور چودہ ۱۴ اور سولہ ۱۶ صفحون پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے عہ/۲ وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی۔ ہان میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہون۔ کہ اتنے صفحون کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریدارون پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے۔ جب تک کہ خریدارون کی تعداد ہزارون تک نہ پہنچے۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظرون میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہین۔ جنہون نے اخبار کے باقاعدہ اور بروقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریے ادا کئے ہین۔ یہ ان دوستون کی مہربانی ہے۔ کہ ایسی بات پر انہون نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکلنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پریس میں اور کل کش مہیا ہو سکتے ہین۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے ملٹ تک کے واسطے آدمی لاہور۔ امرتسر بھیجنا پڑتا ہے۔ اور کاتب کے واسطے قلمون کی نبون کے لئے بھی باہر سے وی پی کیواسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں دیر ہو جاوے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو۔ اور مینیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ کل کی ڈاک کی روانگی کے واسطے ٹکٹ کہان سے لئے جاوینگے۔ اور پھر اگر وہی مینجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہون تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہین۔ کہ کس قدر محنت اور سر دردی کا نتیجہ ہو گا۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتون کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھاپا جا سکا ہے۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے طیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے۔ غرض اس سال اللہ تعالے کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے ان کو وہی بہتر سمجھ سکتے ہین۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہیئے تھا۔ اس پر پورے طور سے تا حال نہیں پہنچا۔ لیکن فی زمانہ اخبار والون کی حالت ایک عجیب پیچیدگی رکھتی ہے۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے۔ کہ اخبارون کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے۔ اکثر تو یہی چاہتے ہین۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کرین۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرما دین۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہین کہ انہون نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا ہے نہیں چھپے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے سے مہربان ایسے ہوتے ہین جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہین۔ بلحاظ اصول محاسبہ کے یہ بات سہے بھی کسیقدر مشکلات میں سے ہے۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کر لے۔ تو بظاہر نظر اس کا خریدار کیا ہے کہ جو چیز تاحال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کر لیتا ہے۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا۔ کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہین گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریدارون کے ساتھ وہ معاملہ ہو۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والون کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہین وہ نادہندون کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہین اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہین اور یہ ایک معیوب بات ہے۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہون ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہین اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اخبار برا نکلے یا بھلا نکلے دیر سے پہنچے یا بر وقت وہ بہرحال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہین لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کا سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی برادرون کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہین اور بدر کے رجسٹرون میں میں سینکڑون کی رقم ایسی دیکھتا ہون جو خریدارون کے نام بقایا ہے۔ اور خریدار ہین کہ ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ وی پی کرو تو واپس خط لکھو تو جواب ندارد

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کر دیا تو بھی خاموش ہو رہے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

اِن باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے۔ کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کر دیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کر سکے گا اور کوئی نہ کر سکیگا۔ اس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رُکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو بغرض ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدیں غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرمادیں۔

رخصت

چونکہ اِن ایام میں بہ سبب جلسہ کے مطبع کے کارپردازان کا حضرت اقدسؑ اور دیگر بزرگوں کی تقریروں میں اور وعظوں میں شامل ہونا ضروری ہے اسواسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند ہوگا عام طور پر دوسرے اخباروں میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوں کو دی جاتی ہے لیکن یہاں خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے پس ۳ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کے عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاوینگے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں دوکانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج

ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہوگیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند

سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا چنداں زور نہیں رہا حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آکر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بدوقوفی دونوں باتیں مل جاویں وہاں بہت ہی زہریلا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے

فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالےٰ نے سب کو ہلاک کر دیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اِس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہماری برخلاف دعائیں مانگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالےٰ اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک

کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالےٰ نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالےٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور رُوح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیشہ سے خالق ہے مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اِس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ رُوح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک روح کا قیام ہے۔ وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء نمبر ... محمد بخش صاحب ۶/۱۲
" " " ۱۳۰۷ محمد حسن صاحب سعہ
" " " ۱۳۰۴ محمد عبد الصمد صاحب سے
" " " ... گوہر علی صاحب سے
" " " ۱۱۹ احمد الدین صاحب عہ
" " " ۱۳۲۵ غلام حیدر صاحب سعہ
" " " ... عمر الدین صاحب سے
" " " ... عبد العلیم صاحب ۶/۱۲
" " " ۱۳۱۰ علی محمد صاحب ۶/۱۲
" " " ۱۳۱۷ محمد حسین صاحب عہ
" " " ... طفیل حسین صاحب ۶/۱۲
" " ... ڈاکٹر ممتاز علی صاحب للعہ
" " ۵۰۸ عبد الحکیم خان صاحب ۶/۱۲
" " ۱۳۰۷ غلام مرتضیٰ صاحب سے
۱۸ " ... مولوی صفدر حسین صاحب ۶/۱۲
۱۸ " ۱۳۲۱ محمد جعفر خان صاحب عہ
۱۸ " ۱۳۹۳ محمد صدیق صاحب ۶
۱۸ " ... محمد حسین صاحب عہ/۱۵
۱۸ " ۱۳۹۳ مبارک علی صاحب سے
۱۸ " ۱۵۷ محمد صدیق صاحب ۶/۱۲
۱۸ " ۱۳۰۶ محمد رضوی صاحب سعہ
۱۸ " ۵۵ مولا بخش صاحب ۶/۱۲
۱۸ " ۱۳۹۸ محمد جان صاحب سے
۱۸ " ۷۰ قادر علی صاحب ۶/۱۲
۱۸ " ۹۳۰ فتح حسین صاحب ۶/۱۲
۱۸ " ۴۳۷ عبد الرحمان صاحب سے
۲۰ " ۱۳۵۲ عبد الحق صاحب سے
۲۰ " ۱۸۷ چوہدری احمد الدین صاحب ۶/۱۲
۲۰ " ۶۱۱ عبد الشکور صاحب ۶/۱۲
۲۲ " ۱۵۹ امام الٰہی صاحب ۶/۱۲
۲۲ " ۱۳۴۲ حشمت الدین صاحب عہ/۱۰
۲۳ " ۵۹۸ چوہدری اللہ دتا صاحب ۱۰
۲۳ " ۲۴۲ مرزا غلام رسول صاحب صہ

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانوں کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی بار بار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایک جگہ کھانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز آج ۲۵ دسمبر کو جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ میں نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان میں شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان میں جمع ہوئے جہاں کہ چٹائیوں اور دریوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچوں اور میزوں اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر میں حالت زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا میں بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانوں میں محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اسی مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسوں میں تقریریں کی جاتی ہیں اس کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبد الرحیم صاحب نے اُن بزرگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انجمن اور اس کے مقاصد میں امداد کی ہے اور شکریہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب اور خادم راقم اور ایڈیٹر صاحب بدر اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انہوں نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہیں ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا تھا دوم جماعت لاہور نے بابو عبد الحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبد الحکیم صاحب نے انجمن کی ضروریات اور اس کے مفید ہونے پر اور لاہور میں ایک احمدیوں کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے قرآن شریف میں سے اللہ نور السموات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس میں دکھایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنیں بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد میں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکھایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچھ ملے اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جموں سے خلیفہ نور الدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب آگرہ سے۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیوں نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والوں کی کثرت تھی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھ دی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہراتے گئے۔ جس جماعت کو خدا تعالیٰ بڑھانا چاہتا ہے اب اس کو شمار کون کرے ایسے وقت میں بیعت کرنے والوں کے ناموں کے لکھنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہے ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والوں کے نام تحریر کر لیں:-

فصل دین نمبر ۳

میری
بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنیدہ تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے۔ میرا بھی گمان تھا۔ کہ شاید مولوی جی تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اوٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کریں گے۔ مگر آپ کے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے دو نمبروں کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ سے جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی بد عادت رہی ہے۔ ابتداء سے جب سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا نی قلم ہم زیغ کا وتیرہ رہا ہے۔ اس غاصبانہ طریق (براہ پیشہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے۔ اس حیاسوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی اور ان آیات کا بیان کیا ہو۔ جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہیں۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثۃً آئی یا کسی بس القرین کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں اس احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بودی اور رکیک نکتہ چینی اور حرف گیری کی ہے کہ جس سے آپ کی نکتہ رس طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے ہزاروں ہزار نشانات جو آپ نے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ اس ناعاقبت اندیش نے اون پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ رسالہ الہامات ہے۔ جس کو پڑھ کر آپ کے علمی وعادی پر تعجب آتا ہے۔ اب بھی اگر یوں تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے گئی ان کو یہ کامل مکمل ہی ظاہر کریگا۔ بہرحال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔

میں اپنے اس سے پہلے مضمون میں امرت سری مخالف کے رؤیاء کے ضروری پہلو پر بحث کر کے اس کی رؤیاء کا افتراء ہونا اور بنسق ثانی (فرض کیا کہ خواب بے کچھ دیکھا ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا بطلان اسی کے مسلمات سے ثابت کر کے اس رویا کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔ مگر آج اس پاک اتفاق مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کرتا ہوں۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کر کے آخر میں اس کے ایک عذر پر کچھ عرض کرونگا۔

چونکہ ہمارے فاجھل اجھل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنھوں نے اس کا مولفہ رسالہ "الہامات" ملاحظہ نہیں فرمایا۔ مطلب خیز نہوگی۔ اس لئے آپکے مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہوں + فرماتے ہیں۔ میں نے اس رؤیا میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری

[illegible] آپ کے (امرت سری ملاں) [illegible] ہونے میں اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو فضل دین نمبر ۲ کے وہ منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے۔ ملاحظہ کرے۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپکے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہوں۔ پڑھ لیں۔ گو اشعار دوسرے شاعروں کے کلام سے ہیں۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا ہے لہذا ان اشعار کو آپ کے اعلیٰ مذاق کے جو آپکی نیک طینتی کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں بے جا نہ ہوگا۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہیں اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

ہمیشہ کی باتیں ہیں ہم ان کو چھیڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

قیامت کے منتن ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو۔ حور ہو۔ انسان ہو کیا تم ہو

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

ﮦ۳ اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ کہیں ہم پر مولوی صاحب۔ اسمٰعیل علیگڑہی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بے جا سوال نہ کر دیں۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ان دونوں مولویوں نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا۔ تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا۔ کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہٖ ان رسائل میں نہیں ہیں (اس اعتراض کو امرت سری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے۔ اگر کہیں موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کروں گا۔

ﮦ۳ مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے " میں ثناء اللہ ان (حضرت میرزا صاحب سلمہ ربہٗ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلائل کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم دور پہنے چھوڑ جاتے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں کو طے شدہ ہی سمجھیں۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے الفاظ میں جتنے لفظوں کی حقیقت محال ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ میں مجاز کیوں مراد ہے۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے کیوں نہ آئے۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہیں "

فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ مسئلہ میری سمجھ میں طے ہو گیا ہے۔ نیز ان تمام احادیث کی پیشگوئیوں میں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ ہے۔ سمجھتا ہوں۔ کہ ان سے حضرت مسیح نبی ناصری کی بذاتہٖ آمد مراد نہیں۔ بلکہ ان پیشگوئیوں میں کسی مثیل مسیح کی بشارت ہے۔ جو امت محمدیہ میں سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات میں حدیثوں سے حضرت نبی ناصری کی بذاتہٖ آمد مراد ہونا محال ہے۔ (ناظرین اس کو خوب یاد رکھیں) مگر میرے فہم میں یہ امر نہیں آیا۔ کہ اگر آپ مثیل مسیح ہیں۔ تو آپ ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کیوں نہ آئے۔

۶؎ اس اقرار کے علاوہ رفع مسیح بجسدہ العنصری کے ابطال پر آپ اپنے رسالہ الہامی کتاب کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ "خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک ہیں۔ سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ اور سب قدرتی چیزوں میں سب برابر ہیں۔ بلکہ دین الٰہی کا تقاضا یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جیسے سب لوگ لیں۔" اگر یہ فرض کیا جاوے۔ کہ حضرت مسیح کے بجسدہ العنصری آسمان پر جانے کی تعلیم خدائی مذہب میں ہے تو چونکہ خدائی مذہب اور تعلیم میں سب بنی آدم شریک اور سب کا اس میں مساوی حصہ ہے۔ جیسا کہ تمام قدرتی چیزوں میں اور اس میں کسی انسان کی کسی طرح کی کوئی خصوصیت نہیں ہوتی۔ گو وہ بشر رسول ہی کیوں نہ ہو۔ ورنہ لازم آتا ہے۔ کہ تمام انسانوں کا آسمان پر بجسدہ العنصری رفع حضرت مسیح کی طرح ممکن ہو۔ مگر یہ بات اسلامی تعلیمات اور ربانی ہدایات کے جسقدر نقیض ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

دوسری دلیل اس اعتقاد کے ابطال میں آپ اسی رسالہ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ "کہ خدا کی طرف سے وہ کتاب ہو سکتی ہے جس کی تعلیم بھی ایسی ہو۔ کہ بداہت عقل اس کے مخالف نہ ہو۔" اگر رفع مسیح بجسدہ العنصری کا اعتقاد جو بداہت عقل اور قوانین اللہ کے خلاف ہے قرآن مجید یا احادیث صحیحہ کی تعلیم مانا جاوے تو عیاذاً باللہ ان دونوں کو جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی کی تائید میں آپ نے ترک اسلام کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے۔ کہ "قدرتی تعلقات جو قدرت نے وابستہ کر رکھے ہیں۔ وہ کبھی نہیں ٹوٹتے" چونکہ رفع مسیح علیہ السلام بجسدہ العنصری عقیدہ قدرتی تعلقات میں فرق پیدا کرتا ہے اس لئے یہ اعتقاد سراسر باطل ہے۔ "اصل فطرۃ

اور قانون قدرت خدا کا فعل ہے اور الہامی کتاب اس کا قول۔ وفعل میں اگر تطابق نہیں۔ تو قول غلط ہے" ترک اسلام صفحہ ۲۶

پھر جناب نے ترک اسلام کے صفحہ ۹۳ پر تو فیصلہ کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے یہی مراد ہے۔ کہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اسی کے متعلق صفحہ ۲۸ و ۲۹ ترک اسلام میں لکھتے ہیں۔ "خدا کے تمام کام اور احکام ہمیشہ مخفی طور پر جاری ہوتے ہیں کبھی کسی کو خدا نے سامنے آ کر طمانچہ یا مکا نہیں مارا۔ جو کوئی خدا کے اس صفت سے انکاری ہے۔ وہ حقیقت میں خدا ہی سے انکاری ہے" پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح کو خدا نے پکڑ کر آسمان پر اٹھا لیا۔ یہ ایک خیال ہے جو صفات الٰہی کی ناواقفی سے پیدا ہوا ہے۔ بلکہ اس آیت کے معنے یہ ہیں۔ کہ "یہودیوں نے حضرت مسیح کے پکڑنے اور تکلیف پہنچانے میں ہر طرح سے خفیہ سے خفیہ تدبیریں کیں۔ خدا نے اس کے بچانے کی خفیہ تدبیریں اور مخفی احکام جاری کئے۔ پس خدا کی تدبیر سب پر غالب آئی" ترک الاسلام صفحہ ۲۹

ان عوام کالانعام یا حجرہ نشین علماء کا خیال کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے بجسدہ العنصری آسمان پر اوٹھا لیا ہے۔ اس زمانہ کی غیر اقوام کے آگے عجیب مضحکہ انگیز جہالت ہے۔

۵؎ نزول کے معنے میں مولف رسالہ الہامات کو ہمارے ساتھ اتفاق ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جب وفات مسیح اور عدم رجوع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔ پھر نزول کے معنے میں الجھنا سخت نادانی ہے کسی نادان کا حضرت نزول کے لفظ کو حضرت مسیح کے اس اوپر کے گنبد سے اوترنے کے معنے میں بتانا تو سراسر جہالت ہے۔ زیادہ تر ان خیالوں بیہود پر تعجب آتا ہے۔ جو اسفار کے اسفار پڑھ جانے

کے مدعی ہیں اور اتنا پتہ نہیں کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ اگر زبان کے محاورات سے آگہی نہ تھی۔ تو اسلامی محاورے بھی بھول گئے۔ قرآن میں ہے ۱۔ انزلنا الحدید ۲۷/۱۹ - ۲ - قد انزلنا علیکم لباسا ۴/۳ - ۳ - انزل لکم من الانعام ۲۳/۱۶ - ۴ - ان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم ۱۴/۲ - ۵ - قد انزل الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ ۲۸/۱۸ - ۶ - قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم ۸/۹

پھر احادیث میں دجال کے متعلق فرمایا ہے ینزل الدجال بھذہ السبخۃ - ۲ - ینزل دبر احد - اگر ان کو فہم ہوتا۔ قرآن وروایات میں سے جن میں حضرت مسیح موعود کے متعلق خروج اور بعث کے الفاظ مروی ہیں۔ نزول کے معنے حل کر لیتے۔ خرج من مکۃ ونزل یثرب تو خاتم النبیین کے متعلق بھی آیا ہے۔ اگر یہ سچ تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی واپس آنا تھا۔ تو واپسی کے معنے رجع چاہیے تھا۔ نہ کہ نزول۔ ایسا ہی رفع کے لفظ سے آسمان پر اٹھائے جانے کے معنے کا گمان کرنا باطل ہے۔ رفع ضد ہے وضع کی۔ (اللھم ارفعنی ولا تضعنی) الرفع الیہ التقریب منہ

۶؎ سچ ہے حضرت مسیح کی بذاتہ آمد کس طرح مراد ہو سکتی ہے علاوہ ان نصوص شرعیہ کے جو حضرت نبی ناصری مسیح علیہ السلام کی وفات پر دلالت قطعی رکھتی ہیں۔ جیسے معراج کی حدیث جس میں حضرت نبی کریم نے حضرت عیسیٰ کو اموات میں دیکھا۔ اور یہ حدیث لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔ اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ جس سے تمام صحابہ کا یہ اجماع ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ہرگز حضرت عیسیٰ زندہ نہ تھے۔ اگر یہ بات نہ تھی تو ہمیں کوئی بتائے کہ حضرت صدیق اکبر کا اس آیت کو پڑھنا اور اس سے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نبی کریم کی وفات پر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸)

استدلال کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ اس اعتقاد سے تو نبی کریم کی ختم نبوت کا عقیدہ اور خیر الامم کی عزت جو امت کو منظور ہے باطل ہوتی ہے۔ کیسے غضب کی بات ہے کہ امم سابقہ کی عورتیں بھی مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوں۔ مگر یہ امت ایسی بد قسمت ہو جاوے کہ اس کے اعلیٰ افراد بھی خدا کے اس انعام خاص کے قابل نہ ہوں۔ اس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر ناپاک حملہ ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی کا اتنا اثر بھی ثابت نہیں ہوتا کہ اپنی بگڑی امت کے لئے کوئی مصلح ہی پیدا کر سکے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اکرام پہلے انبیاء پر ختم ہو گئے۔ کیسے غیرت کا مقام ہے کہ یہودی بننے کے لئے تو یہ امت ہو۔ مگر اصلاح کرنے کے واسطے بنی اسرائیل کا ایک تابع نبی انیس سو سال بعد آوے۔ کیا پھر یہ امت شر الامم ہوئی یا خیر الامم۔

اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ ہمارے نبی کریم کے تابع ہو کر آویں گے۔ تو بھی ختم نبوت کا مسئلہ قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی۔ یہ تو نادانوں کے خیالات ہیں۔ پھر جہاں استقراء سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی نبوت سے الگ ہوا ہو۔ یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی دوسری امت میں داخل ہوا ہو۔ ہمارے زمانہ کے علماء کے لئے اس سوال کا جواب بڑی مشکل بکھیڑا ہے۔ اگر حضرت مسیح امتی ہیں تو بموجب حدیث علماء امتی اور ان اللہ تعالیٰ یبعث لھا علیٰ راس مائۃ سنۃ یجدد کل من صدیوں سے مر چکے ہیں۔ اگر نبی ہیں تو محمدی دور کے بعد کسی نبی کی نبوت کا اعتقاد مسئلہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ منہ۔

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ۔ نمبر ۱۳۴۳ محمد حسین صاحب ۱۲/
" " " ۱۳۴۴ عنایت اللہ صاحب
" " " محمد امین صاحب جدہ ۶/

۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ۱۳۳۵ گلاب الدین صاحب ۱/
" " " ۱۳۳۶ محمد شیر خان صاحب
" " " ۱۳۳۷ میر محمد حسین صاحب
" " " ۱۳۳۸ بابو محمد صاحب
" " " ۱۳۳۹ سلطان احمد صاحب
" " " ۱۳۴۰ غلام حمید صاحب
" " " ۱۳۴۱ رحمت اللہ صاحب
" " " ۱۳۴۲ کریم الدین صاحب

ضروری اطلاع

ہم نے وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۱۰ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصہ۔ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ۔ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندہ کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ ہی کے نام بھیجدیں اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے یا مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے یا کسی جائداد کی قیمت ہے۔ جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا روپیہ کرایہ ہے یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور سے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جس سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاویں گی اور علاوہ مقررہ آمد کی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے کہ فی قسم چندہ مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔

ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی امر کا اندراج نہ ہو تو صیغہ ہذا کو مطلع کرنا فرض ہوگا کہ فی الفور خط و کتابت کرے۔

المشتہر
خاکسار محمد علی
سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ
قادیان۔

نوٹس

جن خریداران کی قیمت اخبار بابت ۱۹۰۹ء معہ بقایا گذشتہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء تک وصول نہ ہو جاوے گی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا اور بقایوں کی وصولی کے واسطے مناسب ذریعہ استعمال کئے جاویں گے۔

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کر دیگا اس زمانہ میں کون آرزومند شایق نہ ہوگا جن کو عمر ون کے بال سفید ہو چلے ہوں انکا ذکر کیا ہے اچھے اچھے مسن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر ا ظہور نہیں ۔ تو دل میں ضرور افسردہ ہوتے ہونگے ۔ ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے میں کامیاب ہوگا ہمیں زیادہ لفاظی سخن سازی پسند نہیں ۔ ہم اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس خضاب میں کاسٹک جیسی مضر شئے نہیں ہے ۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہیں ۔ قیمت فی بکس ۸؍ ۔ علاوہ محصولڈاک ۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعضاء رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہیں

یہ مشہور و معروف گولیاں اپنی خوبیوں اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو چکی ہیں ضعف اعضائے رئیسہ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھوں کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ کمزور کو طاقت ور بوڑھوں کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے میں از بس مفید ۔

اگر آپ ان سربستہ رازوں کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہیں چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کریں ۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عمداً آمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی میں سخت فتور برپا کر چکے ہیں تو ان گولیوں کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاویں اگر آپ کا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو ۔ تو ان گولیوں کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہیں اگر آپ بڑھاپے میں بھی اپنی طاقت کو نوجوانوں کیطرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر دماغی کوفت کو دور کر کے پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیوں کو جو اندرونی خرابیوں کو دور کر دیتی ہیں ۔ استعمال کریں ۔ نوٹ ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرماویں ۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف ۲؍ علاوہ محصولڈاک

المشتہر ۔ ڈاکٹر عباد اللہ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگائیے۔ دیکھیے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند بار استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ فی تولہ

سنون دنداں۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے منگایا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ ہو یا انقاقیہ ہو۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ فی ڈبی۔

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت۔ ناطاقتی۔ کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب ناطاقتوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکہتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ کیوقت تمام خریداران کو چاہیے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں۔ ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نور الدین

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو ہمارے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دہوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ

مقام بہیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ اڈیٹوریل ہمارا روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے اڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کی رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دیجاتی ہیں اس سے تمام حلقہ میں نہایت عزت اور قدر سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور تجار دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آپ نے آج تک اسے نہ دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت انگلستان بھی کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر نادرہ) دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجے پر جسقدر آپ اور آپکے دوستوں کے لئے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملیں گے۔ جنرل مینجر کارخانجات بابل ٹیکل مل (چھو؟) وغیرہ ضلع انبالہ
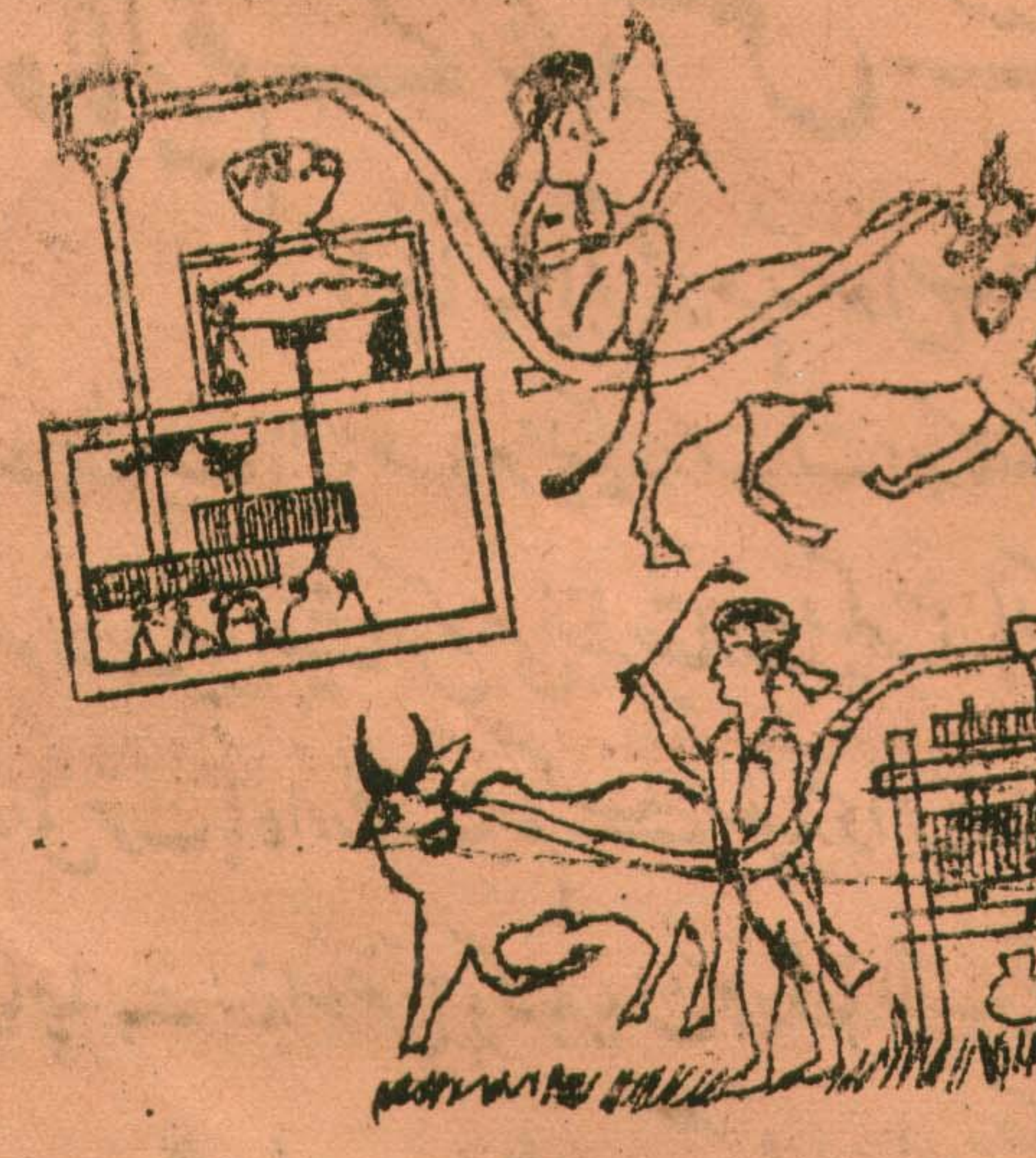
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲۵ من سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اعلیٰ فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ عنہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کی ویڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مشتہر ملا بخش و غلام حسین لوہار ضلع گوجرانوالہ بہیرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔